To get hand written assignments Call or messege

051-2285833, 0344-5515779, 03005371884

NISHAT EDUCATION PORSH ARCADE PLAZA G9 MARKAZ ISLAMABAD

# سمسٹر بہار 2020ء

کورس: اُردو لازمی-I                    کورس کوڈ: 363

سطح: ایف اے                    مشق نمبر: 01

---

BS NISHAT EDUCATION

**سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ مضمون کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں؟**

**الف) "حقیقت میں غلامی سے زیادہ کوئی چیز فطری ____________ پیدا کرکے خوش ہوتا"**

**جواب:** **سبق کا نام:** غلامی ایک لعنت ہے

**مصنف کا نام:** سرسید احمد خان

**سیاق و سباق:**

تشریح طلب عبارت سے پہلے مصنف یہ بیان کررہے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنی حکمت کے باعث ساری دنیا کے انسانوں کو آزاد اور خودمختار پیدا کیا ہے۔کوئی بھی انسان ماں کے پیٹ سے غلام پیدا نہیں ہوتا ،اللہ نے انسان کو عقل اور شعور دیا ہے کہ انسان ہر کام کا آغاز وانجام خود سوچ لے اور اپنے تمام کام خود کرسکے اس لیے غلامی کبھی بھی اللہ کی مرضی کے مطابق نہیں ہوسکتی۔

0344-5515779, 03005371884,

**تشریح:**

اس سبق میں مصنف غلامی کو لعنت قرار دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ غلامی اللہ کی مرضی کہ مطابق نہیں ہوسکتی۔ غلامی سے زیادہ کوئی چیز فطرتی نیکی کے برعکس اور مخالف نہیں۔غلامی تمام بداخلاقیوں کی جڑ ہے اور حسن اخلاق کی دشمن ہے۔پروردگار نے ایسی کوئی چیز انسان کے حق میں جائز قرار نہیں دے سکتا۔تمام صفات جو خدا نے پیدا کی ہیں غلامی کی حالت سے برباد ہوجاتی ہیں۔آزادی ہر انسان کا قدرتی حق ہے۔غلامی آزادی کو برباد کرنے والی شے ہے۔

051-2285833, 2285733

---

**ب) ادب عمل کا رہنما بھی ہے ____________ تجھے کیا خیال ہے۔۔**

**حوالہ متن:**

**سبق کا عنوان:** ادب میں جذبے کا مقام

**مصنف کا نام:** ڈاکٹر سید عبداللہ

**سیاق و سباق:**

تشریح طلب عبارت سے پہلے مصنف یہ بیان کررہے ہیں کہ میرا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ لوگ شاعری میں جذبے کا صحیح مقام جان سکیں ۔اس معاملے میں غفلت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ لوگ شاعری اور غم والم کو ایک دوسرے کے مترادف سمجھنے لگے ہیں بلکہ ادب تو روحانی کشادگی اور راحت کا ضامن ہے۔ادب صرف جذبہ غم کا نہیں ہر جذبے کا ترجمان ہے۔جذبہ شعور حسن اور جذبہ رفاقت کے علاوہ شعور جمال کے ہزار تنوعات ادب کی خاص وراثت ہیں اور انسانیت اس سے لطف اندوز ہوتی رہتی ہے۔

BS NISHAT EDUCATION

**تشریح:**

اس سبق میں مصنف یہ بیان کر رہے ہیں کہ ادب عقل کو رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس کا دوست بھی ہے اور کبھی کبھی تو اس کی ہر بات مانتا بھی ہے کیونکہ اگر انسان اپنے عقلی دلائل کو حقیقت بنانا چاہتا ہے تو وہ صرف ادب ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ ادب سائنس اور فلسفے کی طرح انسان کو فائدہ پہنچانے والی چیز ہے۔ عملی زندگی میں ادب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ادب انسان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ سچا ادب عقل و شعور کو ابھارتا ہے۔ اگر ادب شرافت اور تشکیل سیرت میں مدد نہیں دیتا تو ایسا ادب بدصورتی اور کج روی کا مبلغ ہے۔ ایک دور تھا جب ہمارے بعض ادیب اور نقاد چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جاتے تھے اور دوسروں کی ادبی تحریروں میں ذرا سا بھی مقصدی اور اخلاقی رنگ پسند نہیں کرتے تھے۔ جب کہ خود عریانیت اور بداخلاقی کو حقیقت نگاری کا نام دے کر شرمناک حد تک اچھالتے تھے۔ اور اس روش کو اپنے لئے باعث فخر بھی سمجھتے تھے۔ لیکن یہ روش زیادہ عرصہ تک چل نہ سکی کیونکہ اس کے خلاف شدید ردعمل پیدا ہوا کیونکہ ایسا ادب زندگی کو سکون اور فرحت دینے کی بجائے اذیت رساں بن رہا تھا۔ اور اہل ادب نے اس سے چھٹکارے میں ہی عافیت سمجھی۔

---

**سوال نمبر ۲: نظریہ پاکستان کا خلاصہ لکھیں۔**

**جواب:** <u>**نظریہ پاکستان کا خلاصہ:**</u>

**پاکستان کا مطلب ہے لا الہ الا اللہ**

نظریہ پاکستان سے مراد یہ ہے کہ پاکستان کو ایک اسلامی اور رفاحی مملکت بنانا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس کی وجہ سے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ ہمارا جینا اور مرنا پاکستان کے لئے ہونا چاہیے۔ ہر قسم کی گروہ بندی سے بالاتر ہو کر تمام پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنا نظریہ پاکستان کو فروغ دینا ہے۔ مسلمانوں کا الگ تصور ملت ہے اور یہی نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔ ہندوستان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ یہاں پر مسلمانوں کے سات سو سالوں پر محیط اقتدار کے باوجود لادینی تحریکیں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہی ہیں مسلمانوں کی اقدار و روایات اور تہذیبی شناخت کو ختم کرنے کے لئے سازشوں کے جال بھی بچھائے جاتے رہے لیکن جس قوم میں مجدد الف ثانی جیسے بزرگ موجود ہوں وہاں اکبر جیسے بادشاہ رواداری کے مظاہرے کے شوق میں لادینی افکار و خیالات کو فروغ دینے کی جرات نہیں کر سکتے۔ سلطان حیدر علی اور ٹیپو سلطان جیسے عظیم مسلمان سپہ سالار بھی سرزمین ہند نے پیدا کیے۔ مگر افسوس اپنوں کی غداری کے باعث انکے مشن ناکام رہے ورنہ انگریزوں کو یہاں پاؤں جمانا آسان نہ ہوتا۔ <u>1857</u> ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد سرسید احمد خان نے ڈوبتی ہوئی قوم کو سہارا دیا۔ مسلمانوں کے حقوق دبانے کے لئے <u>1885</u> ء میں کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ لیکن <u>1906</u> ء میں مسلم لیگ کے قیام کے بعد گویا ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مل گیا جس کے ذریعے وہ اپنی آزادی کی تحریک کو مزید تیز کر سکتے تھے۔ نہرو رپوٹ ہو یا سندھی اور سنگٹھن کی تحریکیں اب ہندوستان کے مسلمانوں کو آزادی کی راہ سے نہ ہٹا سکتی تھی۔

یہاں تک کہ <u>1930</u> ء میں خطبہ الہ آباد میں اقبال نے ایک آزاد اسلامی ریاست کے قیام کا اعلان فرمایا۔ ادھر قائد اعظم نے سیاسی جدوجہد کو مزید منظم اور فعال بنایا جس کے نتیجے میں 23 مارچ <u>1940</u> ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ اسکے بعد آزادی کی تحریک نے ایسا زور پکڑا کہ ہندوؤں اور انگریزوں کی سازشوں اور چال بازیوں کے باوجود 14 اگست <u>1947</u> ء کو پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ مسلمانان ہند نے سجدہ شکر ادا کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ ایک ایسی سرزمین ہوگی جس کا قانون اسلام کے آفاقی اصولوں پر مبنی ہوگا۔ جو قرآن و سنت کو دنیا و آخرت میں رہنمائی اور نجات کا آخری وسیلہ سمجھے گا۔

---

**سوال نمبر ۳:** **مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔**

**شاعر کا نام:** <u>میر تقی میر</u>

**<u>غزل کا نام:</u>** <u>(یہ دھواں کہاں سے اٹھتا ہے)</u>

**گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک**
**شعلہ اک صبح یاں سے اٹھتا ہے**

**تشریح:** میر صاحب نے ایک بہت بڑی بات مختصر سے انداز میں بیان کی ہے کہ مرنے کے بعد بھی چین نہیں۔ فرمایا گیا۔

اب تو گھبرا کہتے ہیں مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

اے آسمان یہ کس دل شکستہ کی قبر ہے جہاں سے ہر صبح ایک شعلہ نکلتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاعر قبر میں بھی اپنے محبوب کا انتظار کرتا ہے اور تمام رات بے چینی میں گزارتا ہے کہ اب محبوب آیا کہ اب آیا۔ کیونکہ رات کو اسے چھپ کر ملنے آنے کی امید ہے۔ لیکن صبح جب امید ختم ہو جاتی ہے۔ دل جلے کا شعلہ اتنا شدید ہوتا کہ قبر کے باہر بھی نظر آتا ہے۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

ے نالہ سر کھینچتا ہے جب میرا

شور اک آسمان سے اٹھتا ہے

**تشریح:** میر تقی میر صاحب فرماتے ہیں کہ میری فریاد جب حد سے بڑھتی تو آسمان بھی لرز اٹھتا ہے۔اس شعر میں بھی میر صاحب غم و اندازوں کی عکاسی کرتا ہے۔ان پر غم کے پہاڑ ٹوٹ چکے ہیں۔اور کبھی کبھی ان کی تکلیف فریاد بنتی ہے تو یہ منظر سامنے آتا ہے۔پھر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔بقول غالب:۔

ے غالب ہمیں نہ چھیڑ کر پھر جوش اشک سے

بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفان کیے ہوئے

**لڑتی ہے اسکی چشم شوخ جہاں**

**ایک آشوب واں سے اٹھتا ہے**

**تشریح:**

زیادہ تر شعرا نے محبوب کے دل جلانے کی بات کی ہے۔

ے حور کی شکل ہو تم نور کی پتلی ہو تم

اور اسیر تمھیں آتا ہے جلانا دل کا

لیکن میر تقی میر کی شان نرالی ہے۔ان کا فرمانا ہے کہ ان کے محبوب کی نگاہ میں وہ شوخی وہ جادو ہے اور وہ رعنائی ہے کہ جس پر پڑتی ہے۔وہ اسکا گرویدا ہو جاتا ہے۔اور جس جگہ پر پڑتی ہے وہ اسکی تپش سے متاثر ہوتی ہے۔دراصل وجہ یہ ہے کہ ان کا محبوب شوخ ہے چنچل ہے۔وہ تو خود سے تو نظر ملا نہیں سکتے تقاضا رموز عشق ہے۔مگر ان آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں کہ اب ان کا محبوب ان کا چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے۔اب آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی کوشش میں ہے اور اب اسکی نظر میر صاحب کے جسم کے فلاں حصے پر ہے۔اور محبوب کی نظر جہاں جہاں پڑتی ہے تپش محسوس ہوتی ہے۔اس تپش کے آنسوب اور درد کا اپنا مزہ ہے۔شاعروں محبوب کی نظر کو قاتل کیا ہے آگ کہا ہے۔نور کہا ہے۔نہ جانے کیا کیا کہا ہے۔مگر میر صاحب نے ایک نیا سماں باندھا ہے۔داغ دہلوی بیان کرتے ہیں محبوب کی پیاری آنکھیں جس طرف اٹھتی ہیں بڑے بڑے کو روگ لگا دیتی ہیں۔

ے جو تیری نرگس خمار کا بیمار رہا

تا دم مرگ رہا وہ اسی بیماری میں

یہ سب چشم شوخ کا سحر ہے۔اللہ ان حسن والوں سے بچائے۔

**بیٹھنے کون دے ہے پھر اس کو**

**جو ترے آستاں سے اٹھتا ہے**

**تشریح:**

اس شعر میں میر تقی میر یہ بیان کر رہے ہیں محبوب کے جب آستانے سے اٹھ کر جانے کا دل نہیں کرتا۔لیکن جب اٹھ کر جاؤ تو کوئی دوسرا اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتا۔میر تقی میر فرماتے ہیں کہ اے محبوب ہم عاشقوں کا دعویٰ تھا کہ تیرے بغیر زندگی گزارنا ہمارے لیے مشکل تھا یہ صرف زبانی دعویٰ نہیں تھا اب ہم نے تیرے فراق میں جان دے دی اور یوں اس دعویٰ کو درست ثابت کر دیا ہے گویا ہم نے جو دعویٰ کیا تھا ہم وہ پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔

---

**سوال نمبر۴:** **اکبر الہ آبادی کی نظم انگریز بھی گیا کا خلاصہ لکھیں۔**

**جواب:** **<u>انگریز بھی گیا کا خلاصہ</u>**

اکبر الہ آبادی کا دور کشمکش کا دور تھا۔ایک طرف تہذیب کی تقلید کا رجحان بڑھ رہا تھا روشن خیالی اور آزادہ روی کے طفیل مذہب اور اسلامی اقدار سے دوری اور فاصلہ بڑھ رہا تھا، جب کہ ایک طبقہ اس جدت پسندی کے خلاف تھا اکبر اس دوسرے طبقے کے نمائندے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ:

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

میرے دوست کا اس بات پر اصرار جاری ہے کہ اس دور میں مذہب چھوڑ دینے سے کچھ فرق نہیں پڑتا جب کہ مجھے اصرار ہے کہ مذہب ملت اور مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد ہے اگر اسے نظر انداز کر دیا جائے تو پھر ہمارے اتحاد و یگانگت کی بنیاد باقی نہیں رہتی ۔ اکبر دوست کو سمجھا رہے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے اعتقادات اور ایمان کا اثر اخلاق پر پڑتا ہے خدا، رسول ﷺ، کتاب اللہ اور آخرت پر ایمان انسان میں خدا خوفی اور جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے اگر مذہب کا اثر ختم ہو جائے تو پھر دوسری کوئی چیز یہ احساس جواب دہی پیدا نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی کو راہِ راست پر رکھ سکتی ہے ۔ اکبر اس دور کے لا مذہب اور بے دین طبقے کا نقشہ کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب کے بغیر قوم بے بنیاد ہو جاتی ہے صرف کچھ ملّا اور ڈھورے سے مسائل پر بحثیں کھانا پینا و غیر و بس جینے کے لیے یہی مقاصد باقی رہ گئے قوم کا مفہوم ہی بدل گیا اور نیشلزم کے جدید تصورات نے سب کچھ بدل دیا ہے ۔ اکبر ملی اتحاد سے مایوس نظر آتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ اتحاد ختم ہو چکا ہے قوم مایوسی کا شکار ہو کر فرقوں میں بٹ چکی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ کسی بھی معاملے میں ان کی رائے اور راہ ایک نہیں رہی ۔ ایک دور تھا کہ حالات بہتر تھے مسلمانوں کو ملازمتیں مل جاتی تھیں لیکن اب وہ سارا لائحہ عمل تبدیل ہو چکا اور انگریزوں کی پالیسی معاندانہ ہے اس لیے دانشمندی کا تقاضا ہے کہ مسلمان مذہب کا دامن تھامے رکھیں ۔ قوم اگر مذہب سے بیزار ہو گئی اور اسے چھوڑ دیا تو سوچ کہ اس کا متبادل کیا ہے؟ کیا اس کے بغیر فلاح کی کوئی راہ ہے؟ مذہب سے لاتعلق ہو کر ہم دین و دنیا دونوں سے جائیں گے اس لیے مذہب ضروری ہے ۔

---

**سوال نمبر ۵ (الف) تشبیہ کی تعریف کرتے ہوئے ارکان تشبیہ کی وضاحت کریں اور چار مثالیں دیں۔**

BS NISHAT EDUCATION

**جواب۔ تشبیہ:**

کسی چیز کو اس کی کسی ایک یا چند مشترک خوبیوں یا خامیوں کی بنا پر دوسری چیز کی مانند قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے ۔

**مثال۔** حماد خوبصورت ہے ۔

حماد بہت خوبصورت ہے ۔

حماد چاند کی طرح خوبصورت ہے ۔

ان میں پہلے سے دوسرا جملہ خوب صورتی کی زیادہ وضاحت کرتا ہے ۔ جب کہ تیسرا جملہ ایک واضح تصور دیتا ہے ۔ حماد کو چاند سے تشبیہ دے کر بات کو نیا دلکش بنایا گیا ہے ۔

**ارکان تشبیہ:**

حماد چاند کی طرح خوبصورت ہے ۔

**مشبہ:** حماد ------ جسے چاند سے تشبیہ دی گئی ہے ------ اسے مشبہ کہتے ہیں ۔

0344-5515779, 03005371884,

**مشبہ بہ:** چاند ------ جس سے تشبیہ دی گئی ہے ------ اسے مشبہ بہ کہتے ہیں ۔

**وجہ شبہ:** وہ خوبی جو دونوں میں مشترک ہیں، یعنی خوب صورتی ------ اسے وجہ شبہ کہتے ہیں

**حرف تشبیہ:** طرح ایسا لفظ ہے جسے حرف تشبیہ کہتے ہیں ۔

051-2285833, 2285733

**غرض تشبیہ:** حماد کو چاند کی طرح کہنے کا مقصد خوبصورتی کی وضاحت کرنا ہے ...... اسے غرض تشبیہ کہتے ہیں

(غرض تشبیہ کا ذکر عام طور پر تشبیہ میں موجود نہیں ہوتا، اس لیے عام طور پر اسے رکنِ تشبیہ شمار نہیں کیا جاتا ۔)

**مثالیں:**

۱۔ قاسم فرشتوں کی مانند معصوم ہے ۔

۲۔ جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں

اِدھر ڈوبے، اُدھر نکلے؛ اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے

BS NISHAT EDUCATION

| مشبہ | مشبہ بہ | حرف تشبیہ | وجہ شبہ |
|---|---|---|---|
| قاسم | فرشتے | مانند | معصومیت |
| اہل ایمان | خورشید | صورت | طلوع وغروب |

---

**(ب) مرزا غالب کی پانچ کتابوں کے نام لکھیں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ ان کا موضوع کیا ہے۔**

**جواب:** دیوانِ غالب، کلیاتِ فارسی، عودِ ہندی، اردوئے معلّٰی، قاطع برہان۔

---

**سوال نمبر:۶ مہنگائی کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیں۔**

**جواب:** **مکالمہ:**

**عمر:** السلام علیکم۔

**اسعد:** وعلیکم السلام۔ تم کیسے ہو؟

**عمر:** میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟

**اسعد:** میں بھی ٹھیک ہوں اور گھر میں سب کیسے ہیں؟

**عمر:** گھر میں بھی سب ٹھیک ہیں۔ تم سناؤ انکل اور آنٹی کیسے ہیں؟

**اسعد:** اللہ کا شکر ہے۔ ہم سب ٹھیک ہیں۔ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟

**عمر:** میں ذرا بازار تک گیا تھا، کچھ سودا سلف لانا تھا۔

**اسعد:** آج کل تو کسی چیز کو ہاتھ لگانا مشکل ہے، مہنگائی نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔

**عمر:** ہاں۔ مہنگائی نے تو کمر توڑ دی ہے۔ آلو پیاز کا ہی دیکھ لو پچھلے ہفتے 100 روپے دھڑی تھے اور آج میں 320 روپے کے لایا ہوں۔

**اسعد:** پچھلے ہفتے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے باعث تمام اشیاء کے ریٹس بڑھ گئے ہیں۔

**عمر:** جی ہاں اور اب تو بجلی اور سوئی گیس پر بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

**اسعد:** مزدور اور تنخواہ دار طبقہ تو پس کر رہ گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو پورا کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

**عمر:** اچھا اللہ حافظ! میں بھی کچھ سودا سلف خرید کر جاتا ہوں۔

**اسعد:** اچھا اللہ حافظ۔

---

**سوال نمبر:۷ یوم قائداعظم کی تقریب کی روداد لکھیں۔**

**جواب:** قائداعظم ایک عظیم قومی رہنما تھے۔ ہمارے ہاں یہ روایت پختہ ہو چکی ہے کہ ان کے یومِ پیدائش پر بڑی بڑی تنظیمیں اور مختلف تعلیمی اداروں کی انجمنیں مختلف تقریبات منعقد کر کے انھیں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہیں حسبِ روایت اس سال بھی ہمارے ادارے گورنمنٹ کالج میں یومِ قائداعظم کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد کیا جس کی صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر سید امتیاز علی قریشی نے کی اور مہمانِ خصوصی ممتاز اقبال شناس پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر تھے۔ نظامت کے فرائض کالج کی بزمِ اقبال کے سیکرٹری پروفیسر خالد ممتاز نے انجام دیے۔ تقریب کا آغاز ۹ بجے تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ تلاوت سالِ دوم کے طالب علم قاری نوید شاہ نے کی اس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سالِ چہارم کے طالب علم اور بزمِ ادب کے سیکرٹری اطلاعات انجم اقبال نے پیش کی اب اسٹیج سیکرٹری نے تعارفی کلمات میں شاعرِ مشرق کی شخصیت اور ان کے فکروفن کا مختصر ذکر کرتے ہوئے امتِ مسلمہ کے لیے ان کی خدمت کو سراہا اور مہمانِ خصوصی پروفیسر ڈاکٹر صابر ایوب کا مختصر تعارف بھی کرایا۔ انھوں نے آج کالج کے معروف مقرر ملک محمد یونس کو دعوت دی کہ وہ **قائداعظم** کے موضوع پر اظہارِ خیال کریں نوجوان مقرر نے بتایا کہ قائداعظم نوجوانوں کو بہت اہمیت دیتے تھے ان کی تقریر ختم ہوئی تو ہال تالیوں کے شور سے گونج اٹھا اس کے بعد قائداعظم کی پاکستان کے لیے ان تھک محنت کے موضوع پر پروفیسر فرید خٹک نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ اب اسٹیج سیکرٹری نے مہمانِ خصوصی پروفیسر ایوب صابر کو دعوتِ خطاب دی۔ اس سے قبل کہ یہ پروفیسر صاحب اپنی تقریر شروع کرتے، اردو کے پروفیسر اعظم خالد نے مہمانِ خصوصی کا تعارف کرایا کہ موصوف محقق اور کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں اس کے بعد قائداعظم کے پیغام کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کے آخر میں صدرِ جلسہ نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور مختصراً افکارِ قائد پر روشنی ڈالی انھوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ ہر سال یومِ قائد کے موقع پر بہترین تقریر کرنے والے اور قائد کے افکار پر مضمون نویسی کے مقابلے میں اول اور دوم آنے والے طالب علموں کو انعامات دیے جائیں گے تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی اور ہم سب خوش خوش گھر آ گئے۔

---

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

BS NISHAT EDUCATION

0344-5515779, 03005371884,

051-2285833, 2285733

BS NISHAT EDUCATION